سوال

(100) نماز جمع کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب مقامی طور پر کسی وجہ سے دو نمازوں کو جمع کیا جائے تو پہلے اور بعد کی مؤکدہ سنتوں کو پڑھا جائے یا چھوڑ دیا جائے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دو نمازوں کو کسی معقول سبب کی بنا پر جمع کیا جاسکتا ہے جیسا کہ سفر وخوف' بارش 'آندھی 'بیماری 'ونقاہت وغیرہ۔ لیکن بلاوجہ نمازوں کو جمع کرنا درست نہیں، بلا سبب جمع کرنا کسی حدیث یا کسی صحابی رضی اللہ عنہ کے عمل سے ثابت نہیں ہے۔ بلکہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بلاوجہ نمازوں کو جمع کرنا کبیرہ گناہوں میں شامل کیا ہے۔ پھر سنن ونوافل کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے۔ لیکن مقیم ہونے کی صورت میں پہلی نماز کے بعد والی سنتیں نہیں پڑھنی چاہئیں، مثلاً ظہر اور عصر کو جمع کیا ہے تو ظہر کی آخری سنتیں اور اگر مغرب وعشاء کو جمع کیا ہے تو مغرب کی دو سنتیں نہ پڑھی جائیں، البتہ عشاء کے بعد کی دو سنتیں اور وتر وغیرہ پڑھنے چاہئیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق حدیث میں آیا ہے کہ انہوں نے بصرہ میں ظہر اور عصر جمع کرکے ادا کیں۔ اور ان کے درمیان کچھ نہ پڑھا، پھر مغرب اور عشاء کو جمع کرکے پڑھا، ان کے درمیان بھی کچھ نہ پڑھا، نیز آپ نے کسی مصروفیت کی بنا پر ایسا کیا، پھر انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں ظہر اور عصر کی آٹھ رکعات اکھٹی پڑھی تھیں، اور آپ نے درمیان میں کچھ نہ پڑھا تھا۔ (سنن نسائی، کتاب المواقیت، باب الجمع بین الصلوتین فی الحضر)

اس حدیث کے پیش نظر حضر میں دو نمازوں کو جمع کرتے وقت پہلی نماز کی بعد والی سنتیں چھوڑ دینے میں چنداں حرج نہیں ہے۔ مغنی ابن قدامہ میں اس مسئلہ پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ (مغنی ابن قدامہ: ج3ص 127تا140)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:133